نوحہ شہزادہ علی اکبرؑ

رو کے شبیرؑ نے کہا بیٹا زخمِ جاں مت چھپا علی اکبرؑ
مجھ کو سینہ دکھا علی اکبرؑ

کیا بتاؤں کہ کس طرح بیٹا تیرے لاشے تلک ہوں میں پہنچا
کبھی آواز دی ہے غازیؑ کو المدد بابا جان میں نے کہا
ماں کو پھر دی صدا علی اکبرؑ مجھ کو سینہ دکھا علی اکبرؑ

مجھ پہ ہنس ہنس کے سارے یہ اعدا تیرے مرنے کی دے رہے ہیں صدا
طعنے دیتے ہیں کس طرح مجھ کو آنکھ تو کھول اٹھ کے دیکھ ذرا
حال میرا ہے کیا علی اکبرؑ مجھ کو سینہ دکھا علی اکبرؑ

درِ خیمہ کھڑی ہے ماں تیری رو کے کرتی ہے گریہ و زاری
میرے والی جوان لعل میرا دشتِ کربل میں کھو گیا ہے کہیں
ماں کو چہرا دکھا علی اکبرؑ مجھ کو سینہ دکھا علی اکبرؑ

جس نے پالا ہے تجھ کو نازوں سے جس نے گیسو سنوارے ہیں تیرے
اپنے بچوں سے زیادہ پیار کیا وہ پھپھی کہہ رہی ہے رو رو کے
ہم سے مت دور جا علی اکبرؑ مجھ کو سینہ دکھا علی اکبرؑ

منتظر ہے کوئی وطن میں تیرا جس سے وعدہ کیا تھا اے بیٹا
لینے آؤں گا صغراؑ تجھ کو میں دیکھ اب خط بھی آ گیا اُس کا
لینے صغراؑ کو جا علی اکبرؑ مجھ کو سینہ دکھا علی اکبرؑ

اک خواہش ہے تیری مادر کی ہائے زینبؑ بھی چاہتی ہے یہی
چاند سے رخ پہ دیکھ لے سہرا اک جھلک تو وطن میں صغراؑ بھی
سر پہ سہرا سجا علی اکبرؑ مجھ کو سینہ دکھا علی اکبرؑ

زندگی کی کمائی لٹتے ہوئے دیکھتا رہ گیا میں آنکھوں سے
تیرے سینے میں جب لگا نیزہ دم نکلتا تھا میرے سینے سے
میں بھی اب مر گیا علی اکبرؑ مجھ کو سینہ دکھا علی اکبرؑ

کیسے عاصمؔ بیاں کرے منظر باپ کی گود میں تھے جب اکبرؑ
کھینچی رضوانؔ جس گھڑی برچھی ہائے اُس دَم تڑپ رہا تھا پسر
پھر نہ شہہؑ نے کہا علی اکبرؑ مجھ کو سینہ دکھا علی اکبرؑ

شاعرِ اہلِ بیتؑ عاصمؔ زیدی